يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

زَادُ السَّعِيد

فی الصلوٰۃ

علی النبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم

مع

نیل الشفا بنعل المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

واضافات جدیدہ

انماء المعالی فی بعض احکام القتال

از افاضات قطب عالم حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب

ناشران

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز، دہلی ۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

زادُ السّعید

فی الصّلوٰۃ

علی النّبی الوحید صلی اللہ علیہ وسلم

مع

نیل الشّفا بنعل المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

واضافات جدیدہ

اتمام المقال فی بعض احکام التمثال

از افاضاتِ قطبِ عالم حکیم الامّۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب

ناشران

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز دھلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا مُّتَوَافِرًا ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّكَ وَ رَسُوْلِكَ سَلَامًا مُّتَكَاثِرًا وَالرِّضْوَانُ عَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مُتَوَاتِرًا ،

امّا بعد

احقر کو ایک بار سفر قصبہ کیرانہ کا اتّفاق ہُوا تو جامع الاخلاق والبرکات حافظ سعید احمد صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ نے بروقتِ ملاقات یہ تمنّا ظاہر فرمائی کہ اگر کوئی رسالہ درباب فضائلِ دُرود شریف کے لکھ دیا جاوے تو خُوب ہے۔ احقر نے دُوسرے مؤلّفین کے رسائل کے کافی ہونے کا عُذر کیا مگر چونکہ ہر ایک کا مذاق جُدا ہوتا ہے اس لئے جو طرزِ خاص ان کے ذہن میں تھا، اس کے لیئے پھر اصرار فرمایا۔ میں نے یہ سوچ کر کہ ایک بزرگ کی فرمائش پُوری ہوتی ہے اگر مرتبہ ضرورت میں بھی نہ ہو، تاہم اِستحسان میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ ناظرین کو نفع بھی ضرور ہی ہوگا۔ اس لئے بنامِ خُدائے تعالیٰ اس کو شروع کیا اور چونکہ دُرود شریف طالبِ سعادت کا توشۂ آخرت ہے اس معنیٰ کا لحاظ اور حافظ صاحب کے نام کی رعایت کر کے **زَادُ السَّعِیْد** اس کا نام رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبُول فرما کر میرے لئے بھی اس کو زادِ سعادت بناویں۔ اور اس رسالہ میں ایک مقدمہ اور دَس فصلیں اور ایک خاتمہ ہے۔ مقدمہ میں کتب منقول عنہا کے رمُوز کی شرح ہے۔ فصلوں میں مختلف مقاصد ہیں۔ خاتمہ میں ایک دُرود شریف منظُوم ہے جو مُوجبِ ازدیادِ شوق ہے۔

مقدّمہ

شرحِ رموزِ کتب منقول عنہا

ابوداؤد	د	نسائی	س
ابنِ ماجہ	ق	ابنِ حبان	حب
ابویعلی موصلی	ص	معجم اوسط طبرانی	طس
عمل الیوم واللیلۃ لابن السنّی	ی	مسند امام احمد	ی
ترمذی	ت	صحیح المستدرک للحاکم	مس
فضائل درود وسلام	فض	معجم کبیر طبرانی	ط
سعایہ	سع	حدیثِ موقوف	مو
صحیح البخاری	خ	نزل الابرار	نز
مؤطا	طا	صحیح مسلم	م
مصنف ابن ابی شیبہ	مص	حصنِ حصین	حص

سُنَنِ اربعہ۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ عہ

باقی کتابوں کے پورے نام لکھ دیئے ہیں۔

فصلِ اوّل

درود شریف پڑھنے کا امر و حکم

(۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

(۲) حدیث شریف میں ہے ارشاد فرمایا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش ہوتا ہے۔ دس ق حب

(۳) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو کہ وہ تمھارے لئے موجبِ پاکی ہے۔ص

(۴) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ س طس ص ی

(۵) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میرا ذکر کرے تو اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود بھیجے۔ص

(۶) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود مجھ کو پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ روایت کیا اس کو نسائی نے گلشنِ رحمت

فصلِ دوم

تارکِ دُرود پر زجر اور وعید

(۱) حدیث شریف میں ہے ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر دُرود نہ ہو قیامت کے روز وہ مجلس اُن لوگوں کے حق میں باعثِ حسرت ہوگی گو ثواب کے لیے جنّت ہی میں داخل ہو جاویں۔ حب، د، ت، س، مت۔

(۲) اور ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ اس کے رُوبرُو میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر دُرود نہ پڑھے۔ ت، حب، مس۔

(۳) اور ارشاد فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ملیامیٹ ہو جاوے وہ شخص کہ اس کے رُوبرُو میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود نہ پڑھے۔ ترمذی

(۴) ابنِ ماجہ نے بسندِ حسن اور حافظ ابُونعیم نے حُلیہ میں روایت کیا ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی بھُول گیا مجھ پر دُرود بھیجنا بھٹک گیا وہ راہِ جنّت سے۔ فض۔

فصلِ سوم

فضائلِ دُرود شریف

(۱) سب سے بڑھ کر تو فضیلت اُس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود صلوٰۃ کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرمائی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؏

(۲) حدیث شریف میں ہے ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جُمعہ کے روز جو شخص مجھ پر دُرود بھیجتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ مس۔

(۳) اور ارشاد فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری رُوح مجھ پر واپس کر دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دے لیتا ہوں۔

(۴) اور ارشاد فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سب سے زیادہ قیامت کے روز میرے ساتھ اس کو قُرب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھتا ہوگا۔ ت، حب۔

(۵) اور ارشاد فرمایا رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے بہت سے فرشتے اسی کام کے ہیں کہ سیاحی کرتے رہتے ہیں اور جو شخص میری اُمّت میں سلام بھیجتا ہے اس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ س، حب، مس۔

؏ تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر۔

(٦) اور ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملا۔ اُنہوں نے مجھ کو خوشخبری سُنائی کہ پروردگار عالم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر درُود بھیجے گا میں اُس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یہ سُن کر سجدۂ شکر ادا کیا۔ مس۔

(٧) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ پر صلوٰۃ کی کثرت کیا کرتا ہوں تو کس قدر صلوٰۃ اپنا معمول رکھوں۔ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے میں نے کہا کہ ایک رُبع یعنی تین رُبع اور وظائف رہیں۔ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اور اگر بڑھادو تو تمہارے لیئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف۔ فرمایا جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کردو تو اور بہتر ہے۔ میں نے کہا تو پھر سب درُود ہی درُود رکھوں گا۔ فرمایا۔ تو اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہو جاوے گی اور تمہارا گناہ بھی معاف ہو جائے گا۔ ت، مس۔

(٨) اور ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص مجھ پر ایک بار درُود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماویں اور اس کے دس گناہ مُعاف ہوں اور اس کے دس درجے بڑھیں اور دس نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاویں۔ مس، ط۔

(٩) اور ایک روایت میں ہے کہ درُود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لئے ستر بار دُعا کرتے ہیں۔

(١٠) کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تم چاہتے ہو کہ قیامت کے روز تم کو پیاس نہ لگے۔ عرض کیا۔ ہاں۔ ارشاد ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود کی کثرت کیا کرو۔ روایت کیا اس کو اصبہانی نے۔ حاشیة الحزب

(١١) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر درُود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ روایت کیا اس کو دیلمی نے۔ حاشیة الحزب

(١٢) اور ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درُود شریف پڑھتا ہے اُس کو میں خود سُنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درُود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پُہنچا دیا جاتا ہے یعنی بذریعہ ملائکہ کے روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں۔

(١٣) دُرِمختار میں اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر درُود پڑھے اور وہ قبول ہو جاوے تو اسّی سال کے گناہ اس کے محو ہو جاتے ہیں۔

(١٤) شفا میں ہے ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مُسلمان مجھ پر درُود بھیجتا ہے۔ فرشتہ اس درُود کو لے کر مجھ تک پُہنچاتا ہے اور نام لے کر کہتا ہے کہ فلانا ایسا ایسا کہتا ہے یعنی اس طرح درُود بھیجتا ہے فض

(١٥) ابُویعلیٰ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کثرت کرو مجھ پر درُود بھیجنے کی بتحقیق وہ پاکیزگی ہے واسطے تمہارے

یعنی بسبب درود کے گناہوں سے پاکی اور ہرطرح کی ظاہری و باطنی، جانی و مالی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ فض

(۱۶) امام احمد اور ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں یعنی اُس کے لیے دُعائے رحمت کرتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ اب اختیار ہے خواہ کم درود بھیجو مجھ پر یا زیادہ مقصود یہ ہے کہ درود بکثرت پڑھنا چاہیئے۔ فض

(۱۷) طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص درود بھیجے مجھ پر کسی کتاب میں ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔ جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ فض

(۱۸) امام مستغفری رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے اس کی سو حاجتیں پوری کی جاویں تیس دنیا کی باقی آخرت کی فض

(۱۹) طبرانی نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار، قیامت کے روز اس کے لیئے میری شفاعت ہوگی۔ فض

(۲۰) ابوحفص ابن شاہینؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھے، نہ مرے گا جب تک کہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے گا۔ سع

(۲۱) دیلمیؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پاویگا جو دنیا میں مجھ پر درود زیادہ بھیجتا ہوگا۔ سع

فصلِ چہارم

درود شریف کے خواص

(۱) حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ تمام دُعائیں رُکی رہتی ہیں جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھو۔ طس

(۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی پر درود نہ پڑھو۔ ت

(۳) حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا کان بولنے لگے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے اور آپ پر درود پڑھے اور یوں کہے کہ جس نے مجھ کو یاد کیا ہو اللہ تعالیٰ اُس کو خیر و رحمت سے یاد فرماویں۔ ط ی۔

(۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جاوے وہ یوں کہا کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ۔

(۵) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا۔ اُس کا

پاؤں سوگیا۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص تجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اُس کا نام لے۔ اُس نے کہا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ اُسی وقت سُن اُتر گئی۔ موی

(۶) ایک بار حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا۔ آپ نے یہی عمل کیا۔ اسی وقت سُن اُتر گئی۔ حاشیہ حصن از مائۃ الفوائد۔

(۷) حدیثوں میں نمازِ حاجت تمام حوائج پوری ہونے کے لیئے آئی ہے اس میں بھی بعد نماز کے دُرود شریف پڑھا جاتا ہے تو درود شریف کو کامیابی حوائج میں دخل ٹھہرا۔

(۸) حفظِ قرآن مجید کی دُعا حدیث شریف میں آئی ہے اُس دُعا کے ساتھ بھی دُرود شریف پڑھا جاتا ہے پس دُرود شریف کو حفظِ قرآن مجید میں بھی دخل ہُوا۔

(۹) ابُو موسیٰ مدینی نے بسندِ ضعیف روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ، مجھ پر دُرود بھیجو وہ چیز یاد آجائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فض

(۱۰) سب سے لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت دُرود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشّاق کو خواب میں حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولتِ زیارت مُیسّر ہوتی ہے۔ بعض دُرودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃُ اللہ نے کتاب ترغیب اہلُ السّادات میں لکھا ہے کہ شبِ جُمعہ میں دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قُل ھُو اللہ اور بعدِ سلام سَو بار یہ دُرود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ

تعالیٰ تین جُمعے نہ گزرنے پاویں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔ وہ دُرود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

دیگر۔ نیز شیخ موصُوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قُل ھُو اللہ اور بعد سلام کے یہ دُرود شریف ہزار مرتبہ پڑھے۔ دولتِ زیارت نصیب ہو۔ وہ یہ ہے:۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

دیگر۔ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستّر بار اس دُرود شریف کو پڑھنے سے دولتِ زیارت نصیب ہو:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِيَآئِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَآئِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

دیگر۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیئے شیخ نے لکھا ہے:۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصُول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ فض

———————

فصلِ پنجم

حکایات واخبار متعلّقہ درُود شریف

(۱) مواہبِ لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جاویں گی تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جاویگا وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جاویں۔ آپ کون ہیں؟ آپ کی صُورت اور سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ فرماویں گے۔ میں تیرا نبی ہوں اور یہ درُود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ حاشیہ حصن۔

(۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کہ جلیل القدر تابعی اور خلیفہ راشد ہیں، شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ حاشیہ حصن از فتح القدیر۔

(۳) روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعیؒ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم دیا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جاویں اور یہ سب برکت ایک درُود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا میں نے

پوچھا۔ وہ کون درُود ہے؟ فرمایا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔ حاشیہ حصن۔

(۴) مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجرِ منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسٰی ضریر (نابینا) تھے۔ اُنہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی۔ اس حالت میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درُود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں۔ ہنوز تین سو بار پر نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد الممات کے إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[1] بھی اس میں معمول ہے اور خوب ہے وہ درُود یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ اور شیخ مجد الدین صاحبِ قاموس نے بھی اس حکایت کو بسندِ خود ذکر کیا ہے فضل

(۵) بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریری سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب

---

[1] اس درُود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ ہیضہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لئے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب و غریب اطمینان بخشتا ہے اور وَتَرْفَعُنَا بِهَا کے بعد بعض لوگ لفظ عِنْدَكَ بھی پڑھتے ہیں حضرت مولانا مدظلہ نے ایک والا نامہ میں احقر کو اسی طرح تحریر فرمایا تھا۔ حررہ محمد انعام اللہ غفرلہ اللہ ۲

میرا ہمسایہ تھا وہ مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پُوچھا کہ خُدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا۔ مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پُوچھا۔ کہا۔ میری عادت تھی جب نام پاک رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑھاتا۔ خُدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا، نہ کسی دِل پر گزرا۔ گلشن جنّت۔

(۶) دلائل الخیرات کی وجہِ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسّی کے نہ ہونے سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھُوک دیا۔ پانی کنارے تک اُبل آیا۔ مُؤلف نے حیران ہو کر اُس کی وجہ پُوچھی۔ اُس نے کہا۔ یہ برکت دُرُود شریف کی ہے جس کے بعد اُنھوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

(۷) شیخ زروق رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مُشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت دُرُود شریف کی ہے۔

(۸) ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی کہ ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتا تو اوّل ایک بار دُرُود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے۔ جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکرِ آخرت سے خوف زدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھیئے وہاں جا کر کیا

ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اُس پر صاد بن رہے ہیں۔

(۹) مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوُا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا۔ ارشاد فرمایا۔ یہ برکت دُرُود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمُول تھا کہ ہر شبِ جُمعہ کو بیدار رہ کر دُرُود شریف کا شغل فرماتے۔

(۱۰) ابُوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ اُس سے سبب حصُول اس درجے کا پُوچھا۔ اُس نے کہا۔ میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا میں دُرُود لکھتا تھا۔ اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا۔ فض

(۱۱) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ اُن کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پُوچھی۔ اُنھوں نے فرمایا یہ پانچ دُرُود شبِ جُمعہ کو میں پڑھا کرتا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ۔ اس دُرُود کو دُرُود خمسہ کہتے ہیں۔ فض۔

(۱۲) شیخ ابن حجر مکی ؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں

دیکھا۔ اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنّت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا۔ سو شمار درود کا زیادہ نکلا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ اتنا بس ہے۔ اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ فض۔

(۱۳) شیخ ابن حجر مکی رح نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعدد معیّن پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ منہ لاؤ جو درود بہت پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسارہ سامنے کر دیا۔ آپ نے اس کے رخسارے پر بوسہ دیا۔ بعد اس کے وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔ فض

(۱۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ ملائکہ نے کہا۔ صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کر دو۔ انھوں نے پوچھا۔ مہر کیا ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود پڑھنا، اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔

فصلِ ششم

مسائل متعلّقہ درود شریف

مسئلہ (۱) عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے بوجہ حکم صَلُّوْا کے جو شعبان ۲ھ میں نازل ہوا۔

(۲) اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نام پاک ذکر کیا جاوے۔ طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے۔ مگر مفتی بہ یہ ہے کہ ایک بار واجب ہے پھر مستحب ہے۔

(۳) نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درود پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار

(۴) جب خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آوے یا خطیب آیت پڑھے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اپنے دل میں بلا جنبش زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے۔ درمختار

(۵) بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور با وضو نورٌ علیٰ نور ہے۔

(۶) بجز حضرات انبیاء و حضرات ملائکہ علی جمیعہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درود شریف نہ پڑھے۔ البتہ تبعاً مضائقہ نہیں مثلاً یوں نہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بلکہ یوں کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ درمختار

(٧) دُرِّمختار میں ہے کہ اسبابِ تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر یعنی جہاں دُرُود شریف پڑھنا مقصُود نہ ہو بلکہ کسی دنیوی غرض کا اس کو ذریعہ بنایا جاوے۔ دُرُود شریف پڑھنا ممنُوع ہے۔

(٨) دُرِّمختار میں ہے کہ دُرُود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلّا چلّا کر دُرُود شریف پڑھتے ہیں قابلِ ترک ہے۔

فصلِ ہفتم

مواقع دُرُود شریف

(١) جب نامِ مُبارک زبان پر یا کان میں آوے جیسا کہ مسائل میں گزرا۔

(٢) جب کسی مجلس میں بیٹھے تو اُٹھنے سے پہلے دُرُود شریف پڑھے جیسا زجر (فصل دوم) میں گزرا۔

(٣) دُعا کے اوّل و آخر میں پڑھے جیسا خواص میں گزرا۔

(٤) مسجد میں جانے اور اس سے باہر آنے کے وقت حدیث شریف میں یہ پڑھنا آیا ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ فض

(٥) بعد اذان کے مُسلم اور ترمذی میں ہے کہ دُرُود بھیجے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور مانگے آپ کے لیئے وسیلہ اللہ تعالیٰ سے۔ فض

(٦) بوقتِ وضُو کے۔ ابنِ ماجہ میں ہے ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

نے، نہیں وضو ہوتا اس شخص کا جو صلوٰۃ نہ بھیجے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر۔ فض۔ یعنی پُورا ثواب نہیں مِلتا۔

(٧) بوقتِ زیارت قبر شریف کے۔ بیہقی نے روایت کیا ہے ارشاد فرمایا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو میری قبر کے پاس مُجھ پر دُرود بھیجتا ہے میں سُن لیتا ہوں۔ فض

(٨) ابتدائے رسائل و کُتب میں بعد بسم اللہ اور حمد کے دُرُود و سلام لکھنا ابنِ حجر مکّیؒ نے لکھا ہے کہ یہ رسم اوّل حضرت سیّدنا ابُوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جاری ہوئی۔ خود اُنھوں نے اپنے خطوط میں اسی طرح لکھا۔ فض

(٩) بوقت جاگنے کے رات میں واسطے تہجّد کے۔ نسائی نے سُنن کبیر میں ایک حدیث طویل میں نقل کیا ہے کہ خُدائے تعالیٰ پسند کرتا ہے ایسے آدمی کو جو رات کے بیچ میں اُٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو۔ پھر وضو کرے۔ پھر حمدِ الٰہی کرے اور دُرُود پڑھے۔ پھر قرآن مجید پڑھنا شروع کرے۔ فض

(١٠) واسطے دفع بلیّات مثلِ وبا و زلزلہ وغیرہ کے۔ جلال الدّین سیوطی نے اور دُوسرے مُحدّثین نے احادیث سے اس کو استنباط کیا ہے۔ فض۔

فصلِ ہشتم

آدابِ متفرّقہ متعلّقہ درُود شریف

(۱) جب اسمِ مُبارک لکھے صلوٰۃ وسلام بھی لکھے یعنی صلّی اللہ علیہ وسلّم پُورا لکھے۔ اس میں کوتاہی نہ کرے۔ صرف ؐ یا صلعم پر اکتفا نہ کرے۔ فض۔

(۲) ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بُخل کاغذ کے نامِ مُبارک کے ساتھ درُود شریف نہ لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہوُا یعنی ہاتھ اُس کا گل گیا۔

(۳) شیخ ابنِ حجر مکّی نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلّی اللہ علیہ پر اِکتفا کرتا تھا، وسلّم نہ لکھتا تھا۔ حضورِ انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا۔ تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محرُوم رکھتا ہے۔ یعنی وسلّم میں چار حرف ہیں۔ ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گُنا ثواب۔ لہٰذا وسلّم میں چالیس نیکیاں ہوئیں۔ فض۔

(۴) درُود شریف پڑھنے والے کو مُناسب ہے کہ بدن اور کپڑا پاک و صاف رکھے۔

(۵) آپ کے نامِ مُبارک سے پہلے سیّدِنا بڑھا دینا مُستحب اور افضل ہے۔ دُرِ مختار۔

فصلِ نہُم

بعض نکاتِ متعلّقہ درُود شریف

نکتہ ۱۔ ایک سوال مشہور ہے کہ کَمَا صَلَّیْتَ میں آپ کے صلوٰۃ کو صلوٰۃِ ابراہیمیہ سے تشبیہ دی گئی اور مُشبّہ بہٖ مُشبّہ سے اکمل ہوتا ہے۔ اس سے صلوٰۃِ محمّدیّہ کا نقصان لازم آتا ہے۔ سب سے مختصر اور سہل جواب یہ ہے کہ یہ ضرور نہیں کہ مُشبّہ بہٖ اکمل ہو البتّہ اوضح و اشہر ہونا ضروری ہے۔ سو صلوٰۃِ ابراہیمیہ چونکہ تمام اُمم و مِلل اہلِ کتاب و مُشرکین میں مشہور و مُسلّم تھی اسی لیے اس کو مُشبّہ بہٖ قرار دیا گیا۔

(۲) باوجودیکہ صلوٰۃ وسلام سب انبیاء پر نازل و مُتوجّہ رہا ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی کیا تخصیص ہے۔ اس کی چند وجُوہ ہیں:۔

اوّل یہ کہ ہمارے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی شریعت کا طرز بہت ملتا ہُوا ہے اور انبیاء علیہمُ السّلام کے ساتھ تو صرف اصل ہی میں توافق ہے اور آپ کے ساتھ بہت فروع میں بھی۔ اسی بنا پر ارشاد ہے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا[1]۔

دُوسری وجہ یہ ہے کہ شبِ معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے

[1] بلا شبہ سب آدمیوں میں زیادہ خصوصیت رکھنے والے حضرت ابراہیم کے ساتھ البتّہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اُن کا اتباع کیا تھا اور یہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور یہ ایمان والے ۱۲۔

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ اپنی اُمّت کو ہمارا اسلام کہیئے گا۔ اِس لیئے اس اُمّت کو حکم ہُوا کہ صلوٰۃ ابراہیمی کو نماز میں داخل کریں اور خارج نماز بھی پڑھا کریں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اِس اُمّت کے حال پر نہایت شفقت فرمائی تھی کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے لیئے دُعا فرمائی تھی۔ اس آیت میں رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا الآیۃ اور آپ نے اس اُمّت کا لقب اُمَّةً مُّسْلِمَةً اس آیت میں وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ رکھا تھا۔ اسی لیئے ارشاد ہُوا ہے۔ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(۳) اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم کو یہ حکم ہُوا تھا کہ تم صلوٰۃ بھیجو۔ اس آیت میں صَلُّوْا عَلَیْهِ تو ہماری طرف سے بظاہر نُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مناسب ہوتا۔ مگر پھر بھی ہم کو اَللّٰهُمَّ صَلِّ سکھلایا گیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ ہی سے درخواست ہے کہ آپ صلوٰۃ بھیج دیجئے۔

حکمت اس میں یہ ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالکل پاک اور ہم ناپاک، ہماری صلوٰۃ آپ کی شایان نہ ہوتی۔ اس لیئے گویا بزبانِ حال یہ کہا جاتا ہے کہ اے اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری صلوٰۃ تو آپ عـه کے شانِ عالی کے لائق نہیں ہے۔ اس لیئے آپ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ

لـه اے ہمارے پروردگار اور اِس جماعت کے اندر ان ہی کا ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کیجئے ۱۲۔

عـه یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کی شانِ عالی کے ۱۲

اپنی صلوٰۃ بھیج دیجئے تاکہ نبی طاہر پر رب طاہر کی طرف سے صلوٰۃ ہو۔

(۴) شیخ ابُو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دُعا سے پہلے اور پیچھے درُود شریف پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دونوں طرف کے درودوں کو تو ضرور ہی قبول فرماویں گے اور یہ اُن کے کرم سے بعید ہے کہ درمیان کی چیز کو رد کردیں۔

(۵) جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درُود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کے اشارے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے (نعوذُ باللہ منہا) اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ ولید بن مُغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزائے استہزا یہ دس کلمات ارشاد فرمائے۔ حَلَّافٍ عـه مَّهِیْنٍ۔ هَمَّازٍ۔ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِیْمٍ۔ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ۔ مُعْتَدٍ۔ اَثِیْمٍ۔ عُتُلٍّ۔ زَنِیْمٍ۔ مُكَذِّبٍ لِّلْاٰیَاتِ۔ بدلالت قولہ تعالیٰ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

عـه بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت ہو۔ طعنے دینے والا ہو۔ چغلیاں لگاتا پھرتا ہو۔ نیک کام سے روکنے والا ہو۔ حد سے گزرنے والا ہو۔ گناہوں کا کرنے والا ہو۔ سخت مزاج ہو۔ حرام زادہ ہو۔ آیتوں کا جھٹلانے والا ہو۔

فصلِ دہم

درود شریف کے صیغے

یُوں تو مشائخ کرام سے صدہا صیغے اس کے منقول ہیں۔ دلائل الخیرات اس کا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلٰوۃ وسلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں اُن میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں جن میں ۲۵ صلٰوۃ اور ۱۵ سلام کے ہیں۔ گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امرِ دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری اُمت کو پہنچاوے اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا امرِ دین سے ہونا بوجہ اس کے مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اجرِ درود واجرِ تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے۔ اِن احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنی عموم لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں اور ان احادیث کے بعد تین صیغے، دو صحابی سے ایک تابعی سے مرقوم ہوں گے۔ اب یہ سب مل کر ۴۵ صیغے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان سب صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل وبرکات جو جُدا جُدا ہر صیغے کے متعلق ہیں تمامہا اس شخص کو حاصل ہو جاویں اور ان احادیث وآثار کے بعد نمبروار ہر ایک کی سند یکجا ذکر کر دی جاوے گی۔

صیغۂ قرآنی

(۱) سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (پارہ ۱۹، سورۂ نمل۔ رکوع ۱۳)

(۲) سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (پارہ ۲۳۔ سورۂ صافات کے ختم پر)

چہل حدیث مُشتمل بر صلوٰۃ وسلام

صِیَغِ صلوٰۃ

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَآئِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخُطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۱۰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۱۱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۱۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۱۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّيَّاتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ۔

۱۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

۱۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ

وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(۲۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ
مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّهٖ
اَدَآءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ
مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ
عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَآ
اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

٢٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوٰتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ۔

٢٤ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

٢٥ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ۔

صِيَغُ السَّلَامِ

٢٦ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

٢٧ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

٢٨ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

٢٩ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

٣٠ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ۔

٣١ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

(۳۲) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ
اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ
فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ ۔

(۳۳) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

(۳۴) بِسْمِ اللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ شَهِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

(۳۵) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

(۳۶) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۔

(۳۷) اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِيْنَ ۔

(۳۸) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

(۳۹) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

(۴۰) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔

اٰثارِ موقوفہ

(۱) اَللّٰھُمَّ دَاحِیَ الْمَدْحُوَّاتِ وَبَارِئَ الْمَسْمُوْکَاتِ وَ

اے اللہ زمینوں کا فرش بچھانے والے اور بلند آسمانوں کے پیدا کرنے والے اور

جَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَتِھَا شَقِیِّھَا وَسَعِیْدِھَا اجْعَلْ

شقی اور نیک دلوں کو ان کی فطرت کے موافق جوڑنے والے کر دیجئے

شَرَآئِفَ صَلَوَاتِکَ وَنَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ وَرَاْفَۃَ تَحَنُّنِکَ

اپنی بزرگ ترین رحمتیں اور بڑھنے والی برکتیں اور اپنی مہربانیاں

عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو آپکے بندہ اور آپ کے رسُول ہیں جو اپنے سے پہلے کو ختم کرنے والے اور سربند

لِمَآ اُغْلِقَ وَالْمُعْلِنِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَیْشَاتِ

چیزوں کو کھولنے والے ہیں اور حق کو حق طریقہ سے ظاہر کرنے والے ہیں اور باطل کے لشکروں کا سر

الْاَبَاطِیْلِ کَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِکَ بِطَاعَتِکَ

توڑنے والے ہیں۔ وہ مستعد ہو گئے جس طرح ان پر ذمہ داری ڈالی گئی آپکے حکم سے آپکی فرمانبرداری کے لئے

مُسْتَوْفِزًا فِیْ مَرْضَاتِکَ بِغَیْرِ نُکُلٍ عَنْ قَدَمٍ وَّلَا وَھْنٍ

جلدی کرتے ہوئے آپ کی مرضیات میں بغیر قدم پیچھے ہٹانے کے اور بغیر کسی سستی کے

فِیْ عَزْمٍ وَّاعِیًا لِّوَحْیِکَ حَافِظًا لِّعَھْدِکَ مَاضِیًا عَلٰی نَفَاذِ

ارادہ میں آپ کی وحی کی نگہداشت کرنے والے اور آپکے عہد کی حفاظت کرنے والے آپ کے حکم کو نافذ کرنے

اَمْرِکَ حَتّٰی اَوْرٰی قَبَسًا لِقَابِسٍ اٰلَآءُ اللّٰہِ تَصِلُ بِاَھْلِہٖ

میں عزم پر قائم رہنے والے یہاں تک کر دیا شعلہ نور کا روشنی لینے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اللہ والوں کے

اَسْبَابَہٗ بِہٖ ھُدِیَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ

ساتھ اسباب کو ملا دیتی ہیں۔ آپ ہی کے ذریعہ قلوب کو ہدایت کی گئی بعد ان کے فتنوں اور گناہوں میں ڈوب

وَالْاِثْمِ وَاَبْھَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَعْلَامِ وَمُنِیْرَاتِ الْاِسْلَامِ

جانے کے۔ اور زینت دی آپ نے چمکتے ہوئے نشانوں کو اور اسلام کو روشن کرنے والی چیزوں کو

وَنَآئِرَاتِ الْاَحْکَامِ فَھُوَ اَمِیْنُکَ الْمَاْمُوْنُ وَخَازِنُ عِلْمِکَ

اور روشن احکام کو پس وہ آپ کے امین معتمد ہیں۔ اور آپ کے پوشیدہ علم

الْمَخْزُوْنِ وَشَھِیْدُکَ یَوْمَ الدِّیْنِ وَبَعِیْثُکَ نِعْمَۃً

کے محافظ ہیں اور آپ کے گواہ ہیں قیامت کے دن۔ اور آپ کی بھیجی ہوئی نعمت ہیں اور

وَّرَسُوْلُکَ بِالْحَقِّ رَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ مَفْسَحًا فِیْ

آپ کے رسول برحق ہیں جو سراپا رحمت ہیں۔ اے اللہ کشادہ کر دے اُن کے لئے جگہ

عَدْنِکَ وَاجْزِہٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَیْرِ مِنْ فَضْلِکَ مُھَنَّاٰتٍ

اپنی بہشت میں اور جزا دے ان کو نیکیوں کی چند در چند اپنے فضل سے جو خوشگوار ہوں

لَہٗ غَیْرَ مُکَدَّرَاتٍ مِّنْ وُّفُوْرِ ثَوَابِکَ الْمَضْنُوْنِ وَجَزِیْلِ

ان کے لئے اور بے کدورت ہوں (یعنی) آپ کا عظیم ثواب جو محفوظ ہے اور بڑی

عَطَآئِکَ الْمَخْزُوْنِ اَللّٰھُمَّ اَعْلِ عَلٰی بِنَآءِ الْبَانِیْنَ بِنَآءَہٗ وَ

عطا جو جمع کی گئی ہے اے اللہ بلند کر دوسرے منزل والوں کی منزل سے

ان کی منزل کو۔ اور

أَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهُ وَأَتْمِمْ لَهُ نُوْرَهُ وَاجْزِهِ

کرم فرما ان کی آرام گاہ اور ان کی مہمانی کو اپنے پاس اور پورا فرما دے انکے نور کو ان کے واسطے اور جزا دے انکو

مِنِ انْبِعَاثِكَ لَهُ مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ وَمَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ

دین کے لیئے کھڑے ہوجانے کی اس طرح کہ آپ مقبول الشہادت اور پسندیدہ گفتگو ہیں

ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَّخُطَّةٍ فَصْلٍ وَّحُجَّةٍ وَّبُرْهَانٍ عَظِيْمٍ ۝

آپ کا کلام انصاف اور عادت فیصلہ کن اور حجت اور برہان عظیم ہیں ۝

(۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى

اے اللہ نازل کر درود اپنا اور رحمت اپنی اور برکتیں اپنی

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

رسولوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے امام اور نبیوں کے ختم کرنے والے

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو آپ کے بندہ اور آپکے رسول ہیں اور بھلائی کے امام اور خیر کے قائد ہیں اور

رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ

رسول رحمت ہیں۔ اے اللہ مبعوث فرما ان کو مقام محمود پر کہ رشک کریں

بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ۝

اس پر پہلے اور پچھلے ۝

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ

اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل اور ان کے

اصحاب اور ان کی اولاد

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ

اور ان کی ازواج اور ان کی ذریت اور ان کے اہل بیت اور ان کی سسرال والوں اور انکے مددینے

وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ

والوں اور انکی پیروی کرنے والوں اور ان کے محبت کرنے والوں اور ان کی امت پر اور ان سب کے ساتھ ہم پر

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اے ارحم الراحمین ۝

اسانید چہل حدیث صلوٰۃ وسلام بالترتیب

(۱) روایت کیا اس کو بزار و طبرانیؒ نے صغیر اور اوسط میں ویلفع سے مرفوعاً کہ جو اس کو پڑھے اُس کے لیئے میری شفاعت واجب اور ضروری ہے سع (۲) روایت کیا اس کو مسند احمد میں بحسن (۳) روایت کیا اس کو ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابوسعید خدری سے مرفوعاً کہ جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو تو اپنی دعا میں یہ درود پڑھے۔ وہ اس کے لیئے باعثِ تزکیہ ہوگی۔ سع (۴) روایت کیا اس کو بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً کہ تشہد کے بعد یہ درود پڑھا کرو۔ سع (۵) روایت کیا اس کو بخاری اور مُسلم اور نسائیؒ نے کعب بن عجرہؓ سے مرفوعاً سع (۶) روایت کیا اس کو مُسلمؒ نے سع (۷) روایت کیا اس کو ابنِ ماجہ نے سع (۸) روایت کیا اس کو نسائی نے سع (۹) روایت کیا اس کو ابوداؤدؒ نے سع (۱۰) روایت کیا اس کو ابوداؤدؒ نے سع (۱۱) روایت کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد اور مُسلمؒ

نے حدیث ابو مسعود انصاری رضؓ سے (۱۲) روایت کیا اس کو نسائی اور ابو داؤد
اور ابنِ ماجہ نے ابو حمید ساعدی رضؓ سے سع (۱۳) روایت کیا اس کو مسلمؒ نے
سع (۱۴) روایت کیا اس کو ابو داؤد نے حدیث ابو ہریرہ رضؓ سے کہ ارشاد فرمایا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے
والوں پر درود پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ ملے تو یہ درود پڑھے۔ سع
(۱۵) روایت کیا اس کو طبری نے اپنی تہذیب میں ابو ہریرہ رضؓ سے مرفوعاً کہ
جو شخص یہ درود پڑھے قیامت کے دن اس کے لیئے گواہی دوں گا اور
شفاعت کروں گا۔ سع (۱۶) روایت کیا اس کو خیر وبری نے کتاب الصلوٰۃ
میں حضرت علی رضؓ سے مرفوعاً۔ سع (۱۷) روایت کیا اس کو مجد الائمہ ترجمانی
نے حضرت علی رضؓ اور ابنِ مسعود رضؓ اور جابر رضؓ سے مرفوعاً۔ سع (۱۸) روایت کیا اس
کو اصحابِ صحاح ستہ نے اور یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ حرز
ثمین (۱۹) ح س ق حصن (۲۰) س حص (۲۱) بخاری نے القول البدیع
میں بروایت ابنِ ابی عاصم مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو کوئی سات جمعے تک
ہر جمعے کو سات بار اس درود کو پڑھے واجب ہو اس کے لیے شفاعت
میری حاشیہ دلائل (۲۲) روایت کیا اس کو احمد نے اور حاکم نے اس کی
تصحیح کی ہے اور بیہقی نے اپنی سُنن میں ابنِ مسعود سے نقل کیا۔ نز
(۲۳) روایت کیا اس کو دار قطنی نے اپنی سُنن میں ابنِ مسعود سے مرفوعاً نز
(۲۴) روایت کیا اس کو احمد نے بریدہ رضؓ سے نز (۲۵) س حصن (۲۶) روایت
کیا اس کو نسائی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے (۲۷) روایت کیا اس

کو نسائی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے (۲۸) روایت کیا اس کو نسائی
نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے (۲۹) روایت کیا اس کو نسائی نے حضرت
عبد اللہ بن عباس رضؓ سے (۳۰) روایت کیا اس کو نسائی نے حضرت جابر رضؓ سے (۳۱) مو
مس طا حصن (۳۲) طس حصن (۳۳) د حص یہ روایت صرف الملک لله
تک مذکور ہے مگر غالباً راوی نے اختصار کیا ہے اس لیئے صیغہ سلام بھی تیمناً
میں نے لکھ دیا (۳۴) روایت کیا اس کو امام مالک نے مؤطا میں کہ ابن عمر رضؓ پڑھتے
تھے۔ تسع ہر چند کہ اس کے مرفوع ہونے کی تصریح نہیں ہے مگر چونکہ تعلیم
تشہد سے قبل صحابہ رضؓ جو اپنی رائے سے پڑھا کرتے تھے اس کا متروک ہونا
مُصرح ہے اس لیئے مظنون یہ ہے کہ یہ اور اس کی امثال مرفوع ہیں نیز رائے
سے کسی ذکر کا داخل صلوٰۃ کرنا بھی مستبعد ہے لہٰذا مرفوع میں ذکر کیا گیا (۳۵) روایت
کیا اس کو امام مالک نے کہ حضرت عائشہ رضؓ اس کو پڑھا کرتی تھیں۔ سع
(۳۶) روایت کیا اس کو مالک نے نیز حضرت عائشہ رضؓ سے سع (۳۷) روایت
کیا طحاویؒ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے سع (۳۸) روایت کیا اس کو
ابو داؤد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے سع (۳۹) مرعد حب حص
(۴۰) مص حص (آثار) نمبر۱ سلامۃ الکندی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضؓ
یہ لوگوں کو سکھلاتے۔ حاشیۂ دلائل از شفائے قاضی عیاض رحؒ روایت
کیا اس کو ابن ماجہ نے باسنادِ حسن موقوفاً حضرت ابی مسعود رضؓ سے۔ سع
۲ حسن بصری سے منقول ہے کہ جو حوضِ کوثر کا بھرا پیالہ چاہے وہ یہ درود
پڑھے۔ حاشیۂ دلائل از شفاء

خاتمہ درود منظوم میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی رَاْسِ فَرِیْقِ النَّاسِ
مِنْہُ لِلْخَلْقِ اَمَانٌ بِزَمَانِ الْبَاْسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ فِیْ حَرِّ غَدٍ
کُلَّ مَنْ یَّظْمَاُ یَسْقِیْہِ رَحِیْقَ الْکَاْسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ بِرَجَآءِ الْکَرَمِ
خَصَّ مَنْ جَآءَ اِلَیْہِ لِعُمُوْمِ النَّاسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مُوْنِسِ کُلِّ الْبَشَرِ
مُبْدِلِ الْوَحْشَۃِ فِی الْقَبْرِ بِاسْتِیْنَاسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی رُوْحِ رَئِیْسِ الرُّسُلِ
نَقْتَدِیْ نَحْنُ عَلٰی اَرْجُلِہٖ بِالرَّاْسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی ذِیْ نِعَمٍ دَآئِمَۃٍ
اَنْعَمَ الْیَوْمَ عَلَی الْخَیْرِ بِلَا مِقْیَاسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی صَاحِبِ شَرْعٍ حَسَنٍ
فَرَّقَ النَّاسَ مَتٰی جَآءَ مِنَ النَّسْنَاسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی ذِیْ کَرَمٍ اُمَّتُہٗ
تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ فِی الْحَشْرِ بِلَا وَسْوَاسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ لَوْلَاہُ لَمَا
یَشْمَلُ النَّامِیَۃَ الْکَوْنَ مَعَ الْحَسَّاسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ مِنْ عِصْمَتِہٖ
یَعْصِمُ الْحَقَّ مُحِبِّیْہِ مِنَ الْخَنَّاسِ

صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ مَنْ عَاذَبِہٖ
لَمْ تَصِلْ قَطُّ اِلَیْہِ یَدَی الْوَسْوَاسِ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ هُوَ مِنْ بَارِقَةِ
السَّیْفِ قَدْ اَذْهَبَ قَطْعًا بَصَرَ الشَّمَّاسِ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی صَاحِبِ نَوْعِ الشَّرَفِ
مَیَّزَ النَّاسُ بِهِ الْفَصْلَ مِنَ الْاَجْنَاسِ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ لِّنَخِیْلِ الْکَرَمِ
فِیْ رِیَاضِ الْاُمَمِ الْیَوْمَ لَنَا الْغَرَّاسِ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ یُّغْنَآءِ الْکَرَمِ
مِنْ بُیُوْتِ الْفُقَرَآءِ یَذْهَبُ بِالْاِفْلَاسِ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی عِتْرَتِهِ الطَّاهِرَةِ
وَعَلَی الصَّحْبِ مَعَ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلٰی مَنْ لِّاُوَیْسٍ مِّنْهُ
طَهُرَ الْقَالِبُ وَالْقَلْبُ مِنَ الْاَدْنَاسِ

جَمَعَ هٰذِهِ الْاَوْرَاقَ اَشْرَفُ عَلِیْ فِیْ شُهُوْرِ سَنَةِ ۱۳۲۰ مِنَ الْهِجْرَةِ

نَیْلُ الشِّفَا بِنَعْلِ الْمُصْطَفٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ یہ ناچیز اشرف علی عرض کرتا ہے کہ ان دنوں ہم لوگوں کے کثرتِ معاصی سے جو کچھ ہجومِ بلیّاتِ صُوریّہ و معنویہ ہے ظاہر ہے اس کا علاج بجز اصلاحِ اعمال و توبہ و استغفار کے کچھ نہیں ہے۔ مگر ہم لوگوں کے قلب و زبان کی جو کیفیت ہے معلوم ہے البتّہ اگر کوئی وسیلہ قوی ہو تو اُس کی برکت سے حضورِ قلب بھی مُیسّر ہو سکتا ہے اور اُمیدِ قبول بھی قریب ہے منجملہ اُن وسائل کے بتجربۂ بزرگانِ دین نقشۂ نعلِ مُقدّس حضُورِ سرورِ عالم فخرِ آدم صلّی اللہ علیہ وسلّم نہایت قوی البرکت سریعُ الاثر پایا گیا ہے اس لیئے اسلامی خیر خواہی باعث اس کی ہوئی کہ تمثال خیرُ النّعال صلّی اللہ علیٰ صاحبہٖ فوق عدد الرّمال حسبِ روایت امام زینُ العابدین عراقی محدّث مسلمانوں کی نذر کی جائے کہ اپنے پاس رکھ کر برکات حاصل کریں اور اس کے توسّل سے اپنے حاجات و معرُوضات جنابِ باری تعالیٰ میں قبول کرائیں۔ اس نقشۂ شریف کے آثار و خواصُ فضائل کو کون شمار میں لا سکتا ہے۔ مگر اس مقام پر نہایت اِختصار کے ساتھ کتبِ مُعتبرۂ عُلمائے محدّثین و محققین سے چند برکات اور کچھ ابیات مُشتمل بر ذوق و شوق نقل کیئے جاتے ہیں کہ جن کے پڑھنے سے حضُور صلّی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ تعشّق اور محبّت پیدا ہو اور بوجہ غلبۂ محبت بلا تکلّف آپ کا اتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایۂ نجاتِ دُنیوی و اُخروی ہے۔

طریقِ توسّل ۔ بہتر یہ ہے کہ آخر شب میں اُٹھ کر وضو کرکے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے ۔ اس کے بعد گیارہ بار دُرود شریف، گیارہ بار کلمۂ طیبہ اور گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور بتضرُّع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی میں جس مقدس پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نقشہ نعل شریف کو سر پر لیے ہوں ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں الٰہی اس نسبتِ غلامی پر نظر فرما کر بہ برکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پُوری فرمائیے مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر پر سے اس کو اُتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اس کو بہ محبّت بوسہ دے اشعار ذوق وشوق بغرض ازدیادِ عشقِ محمدیؐ پڑھے ۔ انشاءاللہ تعالیٰ عجیب کیفیّت پائے گا۔

بعض آثار و خواصِ نقشہ نعل شریف

علّامہ مُحدّث حافظ تلمسانی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النّعال میں فرماتے ہیں کہ اس نقشہ شریف کے منافع ایسے کُھلّم کُھلّا ہیں کہ بیان کی حاجت نہیں منجملہ اُن کے اُبو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کے لیے یہ نقشہ بنوا دیا تھا وہ میرے پاس ایک روز آ کر کہنے لگا کہ میں نے شب گزشتہ میں اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کے اتفاقاً ایسا سخت

درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہو گئی ۔ میں نے یہ نقشہ شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یا الٰہی! مجھ کو صاحبِ نعل شریف کی برکت دکھلائیے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عنایت فرمائی۔ قاسم بن محمدؒ کا قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرّکاً اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبے سے شیطانِ سرکش سے، حاسد کی نظر بد سے امن و امان میں رہے اور اگر حاملہ عورت دردِ زہ کی شدّت کے وقت اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بفضلہٖ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو شیخ ابن حبیبُ اللبی روایت فرماتے ہیں کہ اُن کے ایک دُمّل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا ۔ نہایت سخت درد ہوا۔ کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی۔ اُنھوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھ لیا۔ معًا ایسا سکون ہو گیا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا ایک اثر خود میرا (یعنی صاحبِ فتحُ المتعال کا) مُشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سفر دریائے شور کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہو گئے۔ کسی کو بچنے کی اُمید نہ تھی۔ میں نے یہ نقشہ ناخدا کے پاس بھیج دیا کہ اس سے توسّل کرے ۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت عطا فرمائی اور محمدؒ بن الجزریؒ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے پاس رکھے خلائق میں مقبُول رہے اور پیغمبر صاحب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت سے خواب میں مُشرّف ہو اور یہ نقش شریف جس لشکر میں ہو اُس کو شکست نہ ہو اور جس قافلے میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے ۔ جس اسباب میں ہو، چوروں کا اس پر قابو نہ چلے ۔ جس کشتی میں ہو، غرق سے بچے اور جس حاجت میں اس

سے توسّل کریں وہ پوری ہو۔ یہ تمام مضامین کتاب القول السّدید
فی ثبوت استبراك نعل سیّد الاحرار والعبید
سے نقل کئے گئے ہیں اور کتاب المرتجی بالقبول فی
خدمة قدم الرسول میں عُلمائے محققین وصُلحائے معتبرین
سے بہت آثار وخواص وحکایات نقل کئے ہیں جس کو شوق ہو دیکھ لے
اب چند اشعار شوقیہ مع ترجمے کے لکھے جاتے ہیں کہ ان کو پڑھ کر سمجھ کر
اپنے شوق ومحبّت کو بڑھاویں۔

قَالَ الْاِمَامُ اَبُوالْخَیْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَزَرِیُّ عَلَیْہِ الرَّحْمَة

یَا طَالِبًا تِمْثَالَ نَعْلِ نَبِیِّہٖ
اے طلب کرنے والے نقش نعل شریف اپنے نبی کے

هَا قَدْ وَجَدْتَّ اِلَی اللِّقَآءِ سَبِیْلًا
آگاہ ہو بالتحقیق پالیا تونے اس کے ملنے کا راستہ

فَاجْعَلْهُ فَوْقَ الرَّاْسِ وَاخْضَعْ لَهٗ
پس رکھ اس کو سر پر اور خضوع کر اس کے لیے

وَتَغَالَ فِیْهِ وَاَوْلِهِ التَّقْبِیْلًا
اور مبالغہ کر خضوع میں اور پیا پے اس کو بوسے دے

مَنْ یَّدَّعِی الْحُبَّ الصَّحِیْحَ فَاِنَّهٗ
جو شخص دعوی کرے سچی محبت کا پس بے شک وہ

یُثْبِتُ عَلٰی مَا یَدَّعِیْهِ دَلِیْلًا
قائم کرتا ہے اپنے دعوی پر دلیل کو

عَنِ السَّیِّدِ مُحَمَّدٍ الْحِجَازِیِّ الْحُسَیْنِیِّ الْمَالِکِیِّ

لَمَّا رَاَیْتُ مِثَالَ نَعْلِ الْمُصْطَفٰی
جب دیکھا میں نے نقشہ نعل شریف حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

اَلْمُسْنَدَ الْوَضْعِ الصَّحِیْحِ مُعَرَّفًا
جس کی وضع سند صحیح سے بتلائی ہوئی ہے

فَمَسَحْتُ وَجْهِیْ بِالْمِثَالِ تَبَرُّکًا
تو میں نے مل لیا اپنے چہرے پر اُس نقشے کو واسطے برکت کے

فَشُفِیْتُ مِنْ وَّقْتِیْ وَکُنْتُ عَلَی الشَّفَا
سو مجھ کو اسی وقت شفا ہوگئی حالانکہ میں قریب ہلاکت ہوگیا تھا

وَظَفِرْتُ بِالْمَطْلُوْبِ مِنْ بَرَکَاتِهٖ
اور پہنچ گیا میں مطلب کو اس کی برکتوں سے

وَوَجَدْتُّ فِیْهِ مَا اُرِیْدُ مِنَ الصَّفَا
اور پایا میں نے اس میں جو کچھ میں چاہتا تھا صفائی سے

قَالَ فِی التُّحفَۃِ الرَّسُولِیَّۃ

ہر کہ بقرطاسِ مثالش کشد — تاجِ وشِ آں را بسرِ خود نہد
فتح و ظفر یابد و گردد عزیز — نورِ دل افزاید و عقل و تمیز
آتشِ سوزندہ نسوزد ورا — سوزنِ سیلاب ندوزد ورا
از ہمہ آفات سلامت بود — روزِ قیامت بکرامت بود
وانکہ بخانہ نہدش باادب — غم رود از خانۂ و آید طرب
ہر کہ بہ بیند بدلش برنہد — شجرۂ اُمید ورا بر دہد
می کشم ایں جا بہ تبرک مثال — تا شود ایں نسخہ گرامی مقال

ضروری عرض

اس نقشہ شریف کو ادب واحتیاط سے رکھیں مگر ایسا غلو نہ کریں کہ خلافِ شرع کوئی بات ہو جائے اور اس کو وسیلۂ برکت و محبت سمجھیں۔ یہ نہیں کہ تمام احکامِ دین و اعمالِ خیر کو رخصت کر کے اس پر اکتفا کریں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

ضروری توضیح و تنبیہ متعلقہ رسالۂ
نَیلُ الشِّفَا بِنَعلِ المُصطَفیٰ

بعد الحمد والصّلوٰۃ رسالہ نیلُ الشفاء میں سے نقشہ نعلِ مُبارک اور طریقِ توسّل کو بعض حضرات نے مُستقل شائع کرنا چاہا اور حضرت مُصنّف دامت برکاتہم سے اس کی اجازت چاہی تو حضرتِ والا نے اس سے منع فرمایا۔ یہ خط اور جواب، مکتوباتِ خبرت حصّہ سوم صفحہ ۱۵ بابت ۱۳۳۳ھ سے بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

سوال۔ خاکسار کا قصد ہے کہ محض نقشہ نعل شریف جو زادُ السعید میں شامل ہے علٰحدہ طبع کرا کے افادۂ عام کی غرض سے صاحبانِ ضرورت کو تقسیم کروں۔

الجواب۔ تجربہ و تامّل سے اس کا انجام عوام کے لئے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ بہت جلد غلو و بدعت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ مجھ کو زادُ السّعید میں شائع ہونا بھی مصلحت معلوم نہیں ہوا۔ مگر خیر وہ ایک کتاب ہے۔ اس میں عبارت میں موجود ہے۔ اس سے انسدادِ مفسدہ کا ممکن ہے اور صرف نقشہ کی اشاعت میں غلو کا احتمال زیادہ ہے۔ فقط

پھر رنگون کے بعض دولت مند مسلمانوں نے نیلُ الشفا میں یہ نقشہ اور اس کے فضائل اور خواص اور طریقِ توسّل دیکھ کر نعلِ مُبارک کے نقشے کو علیحدہ کاغذ پر بہت خوبصورت اور خوش وضع چھپوایا اور نقشہ نعلِ مُبارک پر

قَالَ فِی التُّحفۃِ الرَّسُولیّۃ

ہر کہ بقرطاسِ مثالش کشد	تاجِ وشِ آں را بسرِ خود نہد
فتح و ظفر یابد و گردد عزیز	نورِ دل افزاید و عقل و تمیز
آتشِ سوزندہ نسوزد ورا	سوزنِ سیلاب ندوزد ورا
از ہمہ آفات سلامت بود	روزِ قیامت بکرامت بود
وانکہ بخانہ نہدش باادب	غم رود از خانۂ و آید طرب
ہر کہ بہ بیند بدلش برنہد	شجرۂ اُمّید ورا بر دہد
می کشم ایں جابہ تبرک مثال	تا شود ایں نسخہ گرامی مقال

ضروری عرض

اس نقشہ شریف کو ادب واحتیاط سے رکھیں مگر ایسا غلُو نہ کریں کہ خلافِ شرع کوئی بات ہوجائے اور اس کو وسیلۂ برکت ومحبّت سمجھیں۔ یہ نہیں کہ تمام احکامِ دین واعمالِ خیر کو رُخصت کرکے اس پر اکتفا کریں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

ضروری توضیح وتنبیہ متعلّقہ رسالہ
نَیلُ الشِّفَا بِنَعلِ المُصطفیٰ

بعدُالحمد والصّلوٰۃ رسالہ نیلُ الشفاء میں سے نقشہ نعلِ مُبارک اور طریقِ توسّل کو بعض حضرات نے مُستقل شائع کرنا چاہا اور حضرت مُصنّف دامت برکاتہم سے اس کی اجازت چاہی تو حضرتِ والا نے اس سے منع فرمایا۔ یہ خط اور جواب، مکتوبات خیرت حِصّہ سوم صفحہ ۱۵ بابت ۱۳۳۳ھ سے بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

سوال۔ خاکسار کا قصد ہے کہ محض نقشۂ نعل شریف جو زادُالسّعید میں شامل ہے علٰحدہ طبع کرا کے افادۂ عام کی غرض سے صاحبانِ ضرورت کو تقسیم کروں۔

الجواب۔ تجربہ وتامّل سے اس کا انجام عوام کے لئے اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ بہت جلد غلو و بدعت میں مبتلا ہوجائیں گے۔ مجھ کو زادُالسّعید میں شائع ہونا بھی مصلحت معلوم نہیں ہوا۔ مگر خیر وہ ایک کتاب ہے۔ اس میں عبارت میں موجُود ہے۔ اس سے انسداد مفسدہ کا ممکن ہے اور صرف نقشہ کی اشاعت میں غلُو کا احتمال زیادہ ہے۔ فقط

پھر رنگون کے بعض دولت مند مسلمانوں نے نیلُ الشفا میں یہ نقشہ اور اس کے فضائل اور خواص اور طریقِ توسّل دیکھ کر نعلِ مُبارک کے نقشے کو علیحدہ کاغذ پر بہت خُوبصورت اور خوش وضع چھپوایا اور نقشۂ نعلِ مُبارک پر

کچھ عبارتیں اور کلماتِ مُتبرکہ بھی چھپوا دیئے۔ اس پر بعض اہلِ علم اور دردمندانِ شریعت کو کچھ شبہات پیش آئے اور اہلِ افراط و تفریط کی جانب سے نامناسب لہجہ میں خدشات کا اظہار کیا گیا۔

کسی بزرگ نے اُن شبہات و خدشات کو بصورتِ سوال لکھ کر حضرت حکیمُ الامت مولانا تھانوی (رحمۃُ اللہ) کی خدمتِ بابرکت میں بھیج دیا۔ حضرت مولانا نے ۱۳۴۱ھ میں اس سوال کا جو جواب ارشاد فرمایا تھا وہ النّور نمبر ۹ جلد سوم بابت محرم ۱۳۴۲ھ کے صفحہ ۹ میں شائع ہو چکا ہے اور اس کے متعلق مفصل خط و کتابت اور مکرّر سوال و جواب کی تفصیل رسالہ **اتمام المقال فی بعض احکام التمثال** میں مُستقلاً شائع کر دی گئی ہے۔ جس کا خلاصہ اور نتیجہ حضرت ہی کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے۔

یہ تو طالب علمانہ کلام ہے جس میں جانبین کو بہت وُسعت ہے ہر جواب پر شُبہ اور ہر شبہ کا جواب ہو سکتا ہے۔ لیکن شیخ شیرازی کا ارشاد یاد آتا ہے ؎

ندانی کہ مارا سرِ جنگ نیست   وگرنہ مجالِ سُخن تنگ نیست

اس لیئے مناظرانہ کلام کو بند کر کے ناظرانہ عرض کرتا ہوں کہ گو احتیاطی تحریرات میں ہمیشہ شائع کرتا رہا۔ چنانچہ مکتوباتِ خبرت کے حِصّہ سوم بابت ۱۳۳۳ھ کے صفحہ ۱۵ میں بھی ایک صاف مضمون ہے۔ مگر مسئلہ میں تردّد نہ ہوا تھا۔ لیکن اب مجھ کو خواص کے اس اختلافِ آراء سے نفسِ مسئلہ میں تردّد پیدا ہو گیا۔ پھر اس کے ساتھ عوام کے اختلاقِ اہواء سے جس سے میرا ذہن خالی

تھا مصالحِ دینیہ اسی کو مُقتضی ہیں کہ بحکم دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ (الحدیث) اپنے رسالہ نیلُ الشّفاء سے رجُوع کرتا ہوں اور کوئی درجہ تسبب للضرر کا اگر واقع ہو گیا ہو اس سے استغفار اور کسی عاشقِ صادق کے اس فیصلہ کا اِستحضار اور تکرار کرتا ہوں ؎

علی اننی راض بأن احمل الھوی   واخلص منہ لا علیّ ولا لیا

والسّلام

نوٹ:۔ اگر ممکن ہو کم از کم اس مضمون کو مکملاً یا ملخصاً جلدی شائع فرما دیں پھر خواہ مستقلاً ـــــ و ہو اولیٰ ـــــ یا اخبار میں۔

۳ جمادی الاُولیٰ ۱۳۵۶ھ   اشرف علی

ضروری توضیح

حضرت اقدس حکیمُ الامت مولانا تھانوی مدّ ظلّہٗ کے رسالہ نیلُ الشّفاء سے اس اعلان رجُوع کا مطلب یہ ہے کہ رسالہ نیلُ الشفا سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ نقشۂ نعل شریف سے استبراک و توسّل کی مُسلمانوں کو تلقین و ترغیب اور نقشہ کی تشہیر و اشاعت کی تحریص مقصُود ہے۔ اب حضرت مولانا دامَ فیضہُم نے عوام کے تجاوز عَنِ الحد اور غلو کو مدِّ نظر رکھ کر استبراک و توسّل کی ترغیب اور تشہیر و اشاعت کی تلقین سے رجُوع فرما لیا ہے۔ رہا کسی عاشق صادق اور مجذوبِ محبّت کا والہانہ طرزِ عمل تو وہ بجائے خود مذموم

نہیں بلکہ مسکوت عنہ ہے۔ اسی طرح نفس مسئلہ میں تردّد پیدا ہوجانے کا جو ذکر ہے اس کا حاصل بھی بجائے جزم جوازِ سابق کے عدم جزم جواز ہے نہ کہ جزم عدم جواز۔ پس عُشّاق پر طعن نہ کیا جائے۔

حضرت مولانا کے اعلانِ رُجوع سے کوئی غلط فہمی نہ ہو۔ اس نظریہ سے یہ ضروری توضیح کردی گئی اور حضرت مولانا کی اجازت سے شائع کی گئی۔

(مُفتی) محمد کفایتُ اللہ کان اللہُ لہٗ

دہلی

هٰذَا مِثَالُ نِعَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

